السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے م ، ن لکھتے ہیں کہ ایک مسئلہ حل طلب ہے ۔ براہ کرم شرعی نقطہ نظر سے جواب ارسال فرمائیں ، مشکور ہوں گا ۔

زید کسی اسلامی مدرسہ یا یونیورسٹی سے علوم اسلامیہ کا فارغ التحصیل نہیں ، نہ اس نے عربی زبان پڑھی ہے نہ کسی استاد سے اس معاملے میں رجوع کیا ۔ ہاں اس کی دنیاوی تعلیم ایم اے ، پی ایچ ڈی ہے ، جبکہ اس نے قرآن صرف ناظرہ پڑھا ہے ۔ مگر اب وہ قرآن کے شارحین ، مفسرین کی تفسیریں پڑھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا فہم قرآن تمام علمائے دین سے زیادہ ہے ۔ اب وہ قرآن کا درس بھی دیتا ہے ۔ کیا زید کا یہ عمل از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں ؟ مہربانی مفصل جواب ارسال فرمائیں ، شکریہ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مکرمی جناب م ، ن صاحب ! آپ کے سوال کا جواب درج ذیل ہے :

ایسا شخص جس کا تذکرہ آپ نے کیا ہے ، اگر قرآن کی تعلیم اور فہم عام کرنے کے لیے درس قرآن دینا چاہتا ہے تو اسے کسی ایک مستند تفسیر ، جیسے تفسیر ابن کثیر (اردو ترجمہ دستیاب ہے) وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اسی کا خلاصہ پیش کرنا چاہیے ، اپنی رائے کا اظہار نہیں کرنا چاہیے ، وگرنہ گمراہی کا امکان ہے ۔ درس قرآن دینے کے لیے نہ صرف عربی زبان کا جاننا ضروری ہے بلکہ احادیث کے مستند ذخیروں (صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، سنن اربعہ وغیرہ) پر بھی نظر ہونی چاہیے تاکہ ہر آیت کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے اقوال کا بھی علم ہو ۔

قرآن فہمی پر انگریزی میں میرا ایک مقالہ دستیاب ہے ، خواہش ہو تو میں آپ کو ارسال کر سکتا ہوں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

متفرق مسائل، صفحہ: 407

محدث فتویٰ